## 153247 ـ امام كے ساتھ كچھ تراويح ادا كر كے وتر پڑھ كر چلے جانا

**سوال**

ہمارے پڑوس كى مسجد ميں بيس تراويح اور تين وتر ہوتے ہيں، اس ليے كہ اب نماز عشاء تاخير سے ادا كى جائيگى ہم يہ سوچ رہے ہيں كہ جو لوگ نماز تراويح نہيں ادا كرنا چاہتے انہيں ايك قارى تين وتر پڑھا ديا كرے اور قارى صاحب باقى تراويح مكمل كر ليا كريں كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟
كيا جو لوگ دس ركعات اور وتر پڑھ كر چلے جاتے ہيں انہيں دوسرے امام كے ساتھ نماز ادا كرنے والوں جتنا ہى ثواب حاصل ہوگا يعنى جنہوں نے تئيس ركعات ادا كى ہيں ؟
برائے مہربانى اس موضوع كے بارہ تفصيلى معلومات فراہم كريں كيونكہ ہم رمضان كے شروع سے ہى اس پر عمل كرنا چاہتے ہيں.

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

اول:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ نے نماز تراويح باجماعت ادا كرنےكى ترغيب دلائى اور فرمايا:

" جس نے بھى امام كے ساتھ قيام كيا حتى كہ امام چلا گيا تو اسے سارى رات كے قيام كا ثواب حاصل ہوگا "

سنن ترمذى حديث نمبر ( 1327 ) سنن ابوداود حديث نمبر ( 1375 ) سنن نسائى حديث نمبر ( 1605 ) سنن ابن ماجہ حديث نمبر ( 1327 ) ابو داود اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور يہ اجروثواب اسے ہى حاصل ہوگا جو امام كى سارى نماز ختم ہونے تك ساتھ رہےگا، ليكن اگر كوئى شخص كچھ نماز ادا كركے چلا جائے تو حديث ميں وارد ثواب كا مستحق نہيں ہوگا يعنى سارى رات كے قيام كا ثواب اسى صورت ميں حاصل ہوگا جب امام كے ساتھ سارى نماز ادا كرے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

جب كوئى شخص رمضان ميں تئيس ركعات ادا كرنے والے شخص كے پيچھے صرف دس ركعات تراويح ادا كر

کےچلا جائے اور امام کے ساتھ پوری نماز مکمل نہ کرے تو کیا اس کا یہ فعل سنت کے مطابق ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

سنت یہی ہے کہ امام کے ساتھ نماز پوری کی جائے چاہے امام تئیس رکعات ادا کرتا ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی امام کے ساتھ اس کے جانے تك قیام کیا تو اللہ تعالی اس کے لیے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھتا ہے "

اور ایك روایت کےالفاظ ہیں:

" باقی رات کے قیام کا ثواب "

اس لیے مقتدی کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ امام کےجانے تك امام کے ساتھ ہی قیام کرے، چاہے امام گیارہ رکعات ادا کرے یا پھر تیرہ یا تئیس یا اس سے زائد، افضل یہی ہےکہ وہ امام کے جانے تك امام کی اقتدا کرے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز ( 11 / 325 ).

اور شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" رمضان المبارك کا قیام رات کے کسی ایك حصہ میں قیام کرنے سے حاصل ہوتا ہے، مثلا نصف رات یا ایك تہائی چاہے گیارہ رکعات ادا کی جائیں یا پھر تیرہ یا تئیس رکعات، محلے کے امام کے ساتھ اسکے جانے تك قیام کرنےسے قیام اللیل کا حصول ہو جائیگا چاہے ایك گھنٹہ سے بھی کم وقت میں ہو.

امام احمد رحمہ اللہ امام کےساتھ ہی قیام کرتے اور اس کے ساتھ ہی ختم کرتے تھے، اس لیے جو یہ اجروثواب حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیےکہ امام کےفارغ ہونے تك قیام کرے حتی کہ وہ وتر سے فارغ ہو جائے، چاہے تھوڑی رکعات ادا کرے یا پھر زیادہ، اور چاہے زیادہ وقت صرف کرے یا تھوڑا " انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن جبرین ( 9 / 24 ).

اور اگر مسجد میں دو امام نماز تراویح پڑھاتے ہوں تو رات کے قیام کا ثواب حاصل کرنےکے لیے دونوں اماموں کے ساتھ تراویح ادا کرنی چاہییں حتی کہ دوسرا امام فارغ ہو جائے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جس نے پہلے امام کےساتھ نماز تراویح ادا کیں اور چلا گیا وہ کہتا ہے حدیث کی نص کےمطابق مجھے پورا ثواب حاصل ہوگا، کیونکہ میں نے امام کےساتھ شروع کیں اور امام کے ساتھ ہی ختم کر دیں ؟

شیخ کا جواب تھا:

اس شخص کا یہ کہنا کہ جس نےامام کےفارغ ہونے تك امام کے ساتھ قیام کیا تو اس کے لیے پوری رات کا ثواب لکھا جاتا ہے " تو اس کی یہ بات صحیح ہے.

لیکن کیا ایك ہی مسجد میں دو امام ہوں اور ہر امام مستقل ہو، یا پھر ہر ایك امام دوسرے کا نائب ہے ؟

ظاہر دوسرا احتمال ہوتا ہے - ہر ایك دوسرے کا نائب ہے اور اس کے لیے مکمل کرنےوالا ہے - اس بنا پر اگر کسی مسجد میں دو امام نماز تراویح پڑھاتے ہوں تو وہ ایك ہی شمار ہونگے، اس لیے دوسرے امام کے فارغ ہونے تك انسان وہی رہے کیونکہ ہمیں یہی علم ہے کہ دوسری پہلی نماز تکمیل ہے.

اس لیے ہم اپنے بھائیوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں وہ یہاں حرم میں آخر تك امام کے ساتھ نماز ادا کریں، اور اگر کچھ بھائی گیارہ رکعات ادا کر کے چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی رکعات ہی ادا کی ہیں، ہم اس مسئلہ میں اس کے ساتھ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعات ہی ادا کی ہیں اور یہی افضل ہے کہ گیارہ پڑھی جائیں اس میں کوئی شك و شبہ نہیں ہے.

لیکن میری رائے میں اس سے زائد ادا کرنےمیں کوئی مانع نہیں، اس بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعداد اختیار کی ہے اس سے بےرغبتی کرتے ہوئے نہیں بلکہ صرف اس لیے کہ یہ خیر وبھلائی ہے جسمیں شریعت نے وسعت رکھی ہے.

لیکن اشکال یہ ہے کہ: اگر ایك ہی رات میں دو بار وتر پڑھیں جائیں تو مقتدی کیا کرے ؟

ہم یہ کہیں گے کہ: اگر آپ دوسرے امام کے ساتھ تہجد ادا کرنا چاہتے ہوں اور پہلا امام وتر پڑھائے تو آپ ایك رکعت اور پڑھ لیں تا کہ دو بن جائیں، اور اگر آپ رات کے آخر میں تہجد نہیں پڑھنا چاہتے تو پہلےامام کے ساتھ وتر ادا کر لیں، پھر اگر آپ کے مقدر میں تہجد ہو اور آپ دوسرے امام کے ساتھ ادا کریں تو دوسرے امام کے ساتھ وتر کو دو بنا لیں " انتہی ملخصا.

دیکھیں: مجموع فتاوی و رسائل ابن عثیمین ( 13 / 436 ).

تراویح میں سنت گیارہ رکعات ہی ہیں جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کلام میں بیان کیا گیا ہے، اس لیےامام اور مقتدی دونوں کو سنت پر عمل کرنا چاہیے، اور یہاں اس مسجد والوں کوچاہیے کہ وہ سنت پرعمل کریں تاکہ

نمازیوں میں اختلاف نہ پیدا ہو، یا پھر وہ ثواب سے محروم نہ ہو جائیں، اگر انہیں کام نہ ہوتا تو وہ اجروثواب کے حریص تھے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کے اعمال صالحہ قبول فرمائے اور اپنی اطاعت پر معاونت کرے.

واللہ اعلم .